97642-شادی مسیار اور خاوند کا ایک سے زائد شادیاں کرنے پر بیوی کا صبر کرنے کا اجروثواب

سوال

کیا مسیار شادی یہ ہے کہ بیوی اپنے حقوق چھوڑ دے، میرے خاوند نے تین شادیاں کر رکھی ہیں، اور وہ ہمارے درمیان عدل نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مسیار شادی میں تمہارے درمیان عدل نہیں ہے.

اور کیا ایک سے زائد شادیوں پر صبر کرنے پر مجھے اجر ہوگا، اگر نہیں تو میں اس سے طلاق لے لوں، یہ علم میں رہے کہ میں اس کی پہلی بیوی اور اس کے بچوں کی ماں ہوں، کیا ہم عورتوں کو اس تکلیف اور اذیت پر صبر کرنے میں اجروثواب حاصل ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

صحیح نکاح ہونے کے لیے اس میں سب ارکان اور شروط کا ہونا ضروری ہے جو یہ ہیں :

خاوند اور بیوی کی تعین اور ان کی رضامندی، اور ولی کی موافقت، اور عقد نکاح میں ولی کی موجودگی، اور دو گواہوں کا ہونا یا پھر نکاح کا اعلان کرنا...

اس سب کی تفصیل سوال نمبر (2127) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم :

مسیار شادی اس وقت صحیح ہوگی جب اس میں عقد نکاح کی شروط اور اس کے ارکان پائے جائیں، اور اس شادی کی صورت دور قدیم میں موجود ہے، اس میں خاوند بیوی کے لیے شرط رکھتا ہے جو اس سے شادی کی رغبت رکھے وہ اس اور دوسری بیویوں کے مابین برابری کے ساتھ راتوں کی تقسیم نہیں کریگا، یا پھر وہ اس کے اخراجات کا ذمہ دار نہیں، یا اس کی رہائش کا ذمہ دار نہیں.

اور یہ بھی شرط رکھ سکتا ہے کہ رات کی بجائے وہ اس کے پاس دن کو آئیگا، جسے النھاریات یعنی دن والیاں کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائے، ہو سکتا ہے وہ عورت مالدار ہو اور اس کے پاس رہائش بھی ہو اس لیے وہ اس سے دستبردار ہو جائے.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ رات کی بجائے دن پر راضی ہو جائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ اپنی سوکنوں کے ایام سے کم ایام پر راضی ہو جائے، اور ہمارے دور میں یہی مشہور ہے.

دونوں طرف سے ان حقوق سے دستبردار ہونا نکاح کو حرام نہیں کرتا، اگرچہ بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے، لیکن شروط اور ارکان کے اعتبار سے یہ جواز سے خارج نہیں ہوتا.

مصنف ابن ابی شیبہ میں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ وہ دونوں دن والیاں "النھاریات" سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے"

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبۃ (337/3).

اور عامر الشعبی سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جس کی بیوی ہو اور وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرے تو اس کے لیے ایک دن کی شرط رکھے اور دوسری کے لیے دو دن کی تو اس کا حکم کیا ہو گا ؟

انہوں نے جواب دیا : اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبۃ (338/3).

سابقہ مرجع میں بیان کیا گیا ہے کہ اسے محمد بن سیرین اور حماد بن ابی سلیمان اور امام زہری نے ناپسند کیا ہے، اور ہمارے معاصر علماء میں سے اکثر نے اس کی اباحت کا فتوی دیا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

مسیار شادی کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے، یہ شادی اس طرح ہوتی ہے کہ آدمی دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرے اور اس بیوی کی کچھ ضروریات ہوں جس کی بنا پر وہ اپنے والدین کے پاس ان کے گھر میں رہتی ہو، اور خاوند مختلف اوقات میں اس کے پاس جایا کرے جو دونوں کے حالات کے مطابق ہو، اس طرح کی شادی میں شریعت کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" جب اس میں معتبر شرعی نکاح کی شروط پائی جائیں اور وہ شروط ولی کی موجودگی اور خاوند اور بیوی کی رضامندی اور عقد نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی، اور خاوند اور بیوی کا موانع سے سلیم ہونا؛ اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

" شروط پورے کرنے میں شروط کو پورا کرنے کی وہ شرط حقدار ہیں جن سے تم شرمگاہ کو حلال کرتے ہو"

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

چنانچہ جب خاوند اور بیوی اس پر متفق ہوں کہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس ہی رہے گی، یا پھر تقسیم رات کی بجائے دن میں ہوگی، یا پھر معین ایام یا معین راتوں میں ہوگی تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ نکاح اعلانیہ ہو خفیہ طریقہ سے نہ کیا جائے "

دیکھیں : فتاوی علماء بلد الحرام (450-451).

لیکن جب اکثر لوگوں نے اس کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا تو جن علماء نے اس کے جواز کا فتوی دیا تھا وہ اس میں جواز کے قول سے توقف اختیار کرنے لگے، ان میں سب سے اوپر شیخ عبد العزیز بن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ شامل ہیں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

مسیار اور شرعی شادی میں کیا فرق ہے ؟ اور مسیار شادی میں کن شروط کا پایا جانا ضروری ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"ہر مسلمان شخص کو شرعی شادی کرنی چاہیے، اور اسے اس کے خلاف کام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، چاہے اسے زواج مسیار کا نام دیا جائے یا کوئی اور، شرعی شادی کی شروط میں اعلان شامل ہے، اس لیے اگر خاوند اور بیوی نے اسے چھپایا تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ اور جو حال بیان کیا گیا ہے وہ زنا سے زیادہ مشابہ ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز(20/431-432).

حقیقت یہ ہے کہ یہ نکاح معاشرے میں غیر شادی شدہ اور شادی کی عمر سے زیادہ عمر میں پہنچ جانے والی عورتوں کے لیے اسلامی معاشرے میں بہت ساری مشکلات کا حل ہے، چنانچہ آدمی نہ تو عورتوں میں تقسیم کی استطاعت رکھتا ہے، یا پھر دو بیویوں پر اخراجات نہیں کر سکتا، اور پھر بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جن کے پاس مال بھی ہے اور رہائش بھی اور وہ اپنے نفس کو عفت عصمت میں رکھنا چاہتی ہے، چنانچہ ہفتہ کے کسی بھی دن یا پھر مہینہ میں کچھ ایام خاوند اس کے پاس آتا ہے.

اور ہوسکتا ہے اللہ عزوجل ان میں محبت والفت اور حسن معاشرت پیدا کردے، اور اچھے حالات بن جائیں جن کی بنا پر اس مرد کی اس عورت سے شادی سے اس کی حالت بدل کر پہلے سے بہتری میں تبدیل ہوجائے، تو وہ عدل وانصاف کے ساتھ تقسیم کرنے لگے، اور اس پر خرچ بھی کرے اور اسے رہائش بھی دے.

اور اس نکاح میں بہت ساری خرابیاں اور مفاسد بھی پائے جاتے ہیں جو کسی پر مخفی نہیں، مثلا خاوند کی وفات کے بعد ترکہ میں اختلاف پیدا ہونا، اور اسے خفیہ رکھنے اور اعلان نہ کرنے میں بہت ساری خرابیاں ہیں.

اور پھر کچھ فسادی قسم کے مرد و عورت اس شادی کو غلط کام کے لیے وسیلہ بنا سکتے ہیں، اور وہ آپس میں حرام تعلقات قائم کر کے عزیز واقارب اور پڑوسیوں کی آنکھوں سے دور رہائش رکھ سکتے ہیں، اور جب انہیں کوئی دیکھے تو وہ کہیں گے یہ شادی مسیار ہے!

ہماری سائل بہن اس کے بعد آپ کے سامنے واضح ہوگیا ہوگا کہ آپ کے خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپ کے حق میں کوتاہی کرے اور آپ کے حقوق پر ظلم کرے؛ کیونکہ آپ کے ساتھ اس نے ان شرائط پر شادی نہیں کی، اور پھر آپ اس کی پہلی بیوی ہیں.

اور اگر رات بسر کرنے میں کوئی نقص ہے تو وہ دوسری بیویوں کے پاس ہو نہ کہ آپ کے پاس، اس نے جس بیوی سے شادی مسیار کر رکھی ہے اس کا حق نفقہ یا رہائش یا رات بسر کرنے کا حق ساقط ہوگا (جیسا کہ ان کے مابین اتفاق ہوا ہو) اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپ پر ظلم کرتے ہوئے اپنے دن رات ان بیویوں کے پاس گزارے، اور خاص کر جب آپ اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوئیں.

سوم:

آدمی کا دوسری بیوی کے ساتھ شادی کرنے کا سبب بعض اوقات تو خاوند ہوتا ہے، اور بعض اوقات بیوی سبب بنتی ہے، کیونکہ ہوسکتا ہے خاوند شدید قوی شہوت کا مالک ہو اور اسے ایک بیوی کافی نہ ہو، اور بعض اوقات ہوسکتا ہے کسی علاقے میں اس شخص کا سفر بہت زیادہ ہوتا ہو، اس لیے اسے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور خدمت کے لیے بیوی کی ضرورت ہو.

اور بعض اوقات اس شادی کا سبب عورت کی جانب سے ہوتا ہے؛ وہ اس طرح کہ گھر کی صفائی اور ترتیب میں کوتاہی کرتی ہے، اور اولاد کی دیکھ بھال صحیح نہیں کرتی، اور اپنے خاوند کے لیے بن سنور کر نہیں رہتی، اگر تو یہ دوسرا سبب ہے تو آپ اپنے نفس کی طرف رجوع کریں، اور اس خلل اور کمی و کوتاہی کو تلاش کریں، جو آپ خاوند کے لیے دوسری شادی کرنے کا باعث بنا ہے.

اوراگر پہلا سبب ہوتوآپ کوصبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور شریعت اسلامیہ میں صبر کا بہت زیادہ مقام ومرتبہ ہے، اوراللہ کی اطاعت وفرمانبرداری پر، اوراللہ کی معصیت ونافرمانی سے رکنے پر صبر کرنے والے شخص، اوراللہ عزوجل کی تقدیر پر صبر و تحمل کا مظاہر کرنے والی عورت کے لیے اللہ عزوجل کے کے ہاں بغیر حساب عظیم اجروثواب ہے :

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا اراشاد ہے :

"نہیں سوائے اس بات کے صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجروثواب پورادیا جائیگا" الزمر (10).

اگر آپ اپنی ازدواجی زندگی میں اللہ کا تقوی اورڈراختیار کرتی ہیں، اورخاوند کے حقوق کا خیال رکھیں، اوراپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اوردیکھ بھال اچھی کریں توآپ کواللہ عزوجل کی جانب سے عظیم اجروثواب حاصل ہوگا، اوراسی طرح اگرآپ اپنے خاوند کی دوسری شادی پر بھی صبر کریں تو بھی آپ کواللہ عزوجل سے عظیم اجروثواب حاصل ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (21421) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کوصبر اورراضی ہونے کی توفیق دے، اورآپ کی خاوند کوآپ کے لیے صحیح کردے.

واللہ اعلم.